سلسلة قصص الانبیاء

2

اشتیاق احمد

2

سلسلۂ قصص الانبیاء

پرانی کتاب

قصہ سیّدنا اِدریس علیہ السلام

اشتیاق احمد
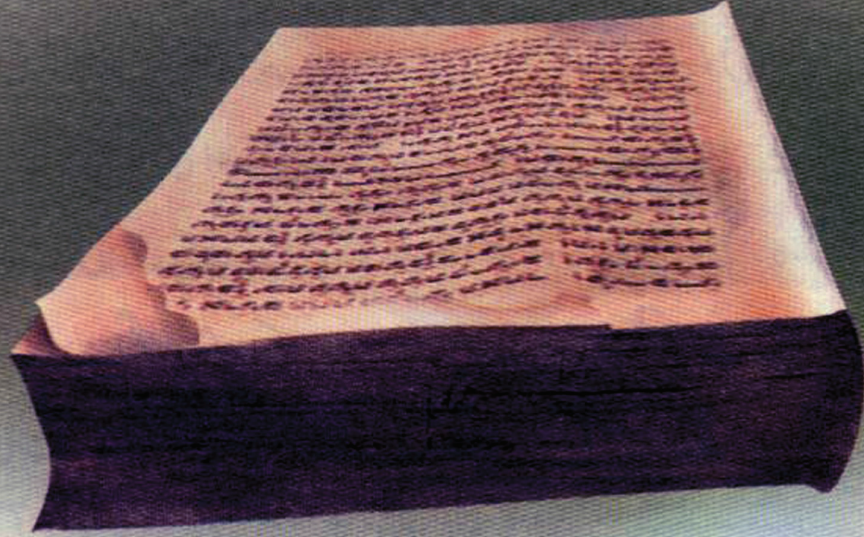
عابد کے دروازے کی گھنٹی بجی۔ اس نے اٹھ کر دروازہ کھولا تو اس کا قریبی دوست فاروق کھڑا تھا اور اس کے ہاتھ میں کوئی کتاب تھی۔

''السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔'' فاروق مسکرایا۔

''وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ...... بہت دنوں بعد آئے...... آؤ اندر آجاؤ...... اور یہ کتاب کیسی اٹھائے ہوئے ہو؟''

''یہی کتاب تو مجھے آج یہاں لائی ہے۔'' فاروق نے جواب میں کہا۔

''کوئی خاص بات...... کیسی کتاب ہے یہ۔'' عابد نے حیران ہو کر پوچھا۔

''مجھے نہیں معلوم۔''

''کیا مطلب...... کتاب ہاتھ میں ہے اور کہہ رہے ہو، مجھے نہیں معلوم؟''

''ہاں! یہی بات ہے...... لو تم بھی دیکھ لو۔''

''پہلے اندر تو آ جاؤ۔'' عابد نے کہا اور اسے ڈرائنگ روم میں لے آیا......

اب دونوں آمنے سامنے بیٹھ گئے...... عابد نے کتاب فاروق کے ہاتھ سے لے لی...... کتاب کافی پرانی اور بوسیدہ تھی...... پرانی ہونے کی وجہ سے اس کا رنگ زرد پڑ چکا تھا...... اس کے پہلے صفحے پر جو کچھ لکھا تھا، وہ عابد پڑھ نہ سکا...... وہ الفاظ نہ تو اُردو کے تھے، نہ انگریزی کے...... نہ فارسی کے اور نہ سنسکرت کے...... غرض وہ کسی ایسی زبان کے الفاظ تھے جو اس نے پہلے کبھی نہیں دیکھے تھے...... اس نے کتاب کو الٹ پلٹ کر دیکھا...... اندر بھی وہی زبان نظر آئی۔

''یہ کون سی زبان ہے؟''

''پتا نہیں......''

''تمہیں یہ کتاب ملی کہاں سے؟''

''دادا جان کی کتابوں کی الماری میں سے...... دراصل جب سے دادا جان فوت ہوئے ہیں، ہم نے ان کی چیزوں کو نہیں چھیڑا...... آج گھر والوں نے پروگرام بنایا کہ کیوں نہ ان کے کمرے اور کمرے کی چیزوں کی صفائی کر دی جائے...... اس طرح الماری کی صفائی کرتے ہوئے دوسری عام کتابوں میں سے یہ کتاب ملی...... ہم اس کو دیکھ کر حیران ہوئے...... کیونکہ دادا جان بھی غیر ملکی زبانیں نہیں جانتے تھے، پھر یہ کتاب ان کی الماری میں کیوں موجود تھی...... ہم کوئی فیصلہ نہ کر پائے...... اور میں یہ کتاب تمہارے پاس لے آیا...... میں نے سوچا، تمہیں ساتھ

پُرانی کِتاب

لے کر سر اشفاق صاحب کے پاس چلتے ہیں...... شاید وہ اس زبان کے بارے میں بتا سکیں۔''

''چلو ٹھیک ہے، چائے پینے کے بعد چلے چلتے ہیں۔''

چائے وغیرہ سے فارغ ہو کر دونوں سر اشفاق صاحب کے ہاں پہنچ گئے...... دونوں کا شمار چونکہ اچھے اور سمجھ دار طالب علموں میں ہوتا تھا، اس لیے استاد ان کی عزت کرتے تھے۔ اشفاق صاحب نے خوش ہو کر ان کا استقبال کیا...... پھر خود ہی ان کی نظر کتاب پر پڑ گئی۔

''یہ کتاب کیسی ہے بھئی...... بہت پرانی لگتی ہے؟''

''جی ہاں! اسی کے سلسلے میں آئے ہیں۔''

''اوہو......'' وہ بولے۔

فاروق نے کتاب اشفاق صاحب کے سامنے رکھ دی...... وہ اس کو الٹ پلٹ کر دیکھنے لگے...... پھر بولے:

''نہیں بھئی...... میں اس زبان سے واقف نہیں، نہ جانے یہ کون سی زبان ہے...... لیکن میں بھی الجھن محسوس کر رہا ہوں کہ اس کتاب میں ہے کیا...... لہٰذا اس کا ایک ہی علاج ہے۔''

''وہ کیا سر؟''

''میرے ایک دوست ہیں...... کئی غیر ملکی زبانوں کے ماہر ہیں...... اس زبان کے بارے میں یہاں بس وہ بتا سکتے ہیں، کیا خیال ہے، چلیں ان کے پاس؟''

پُرانی کِتاب
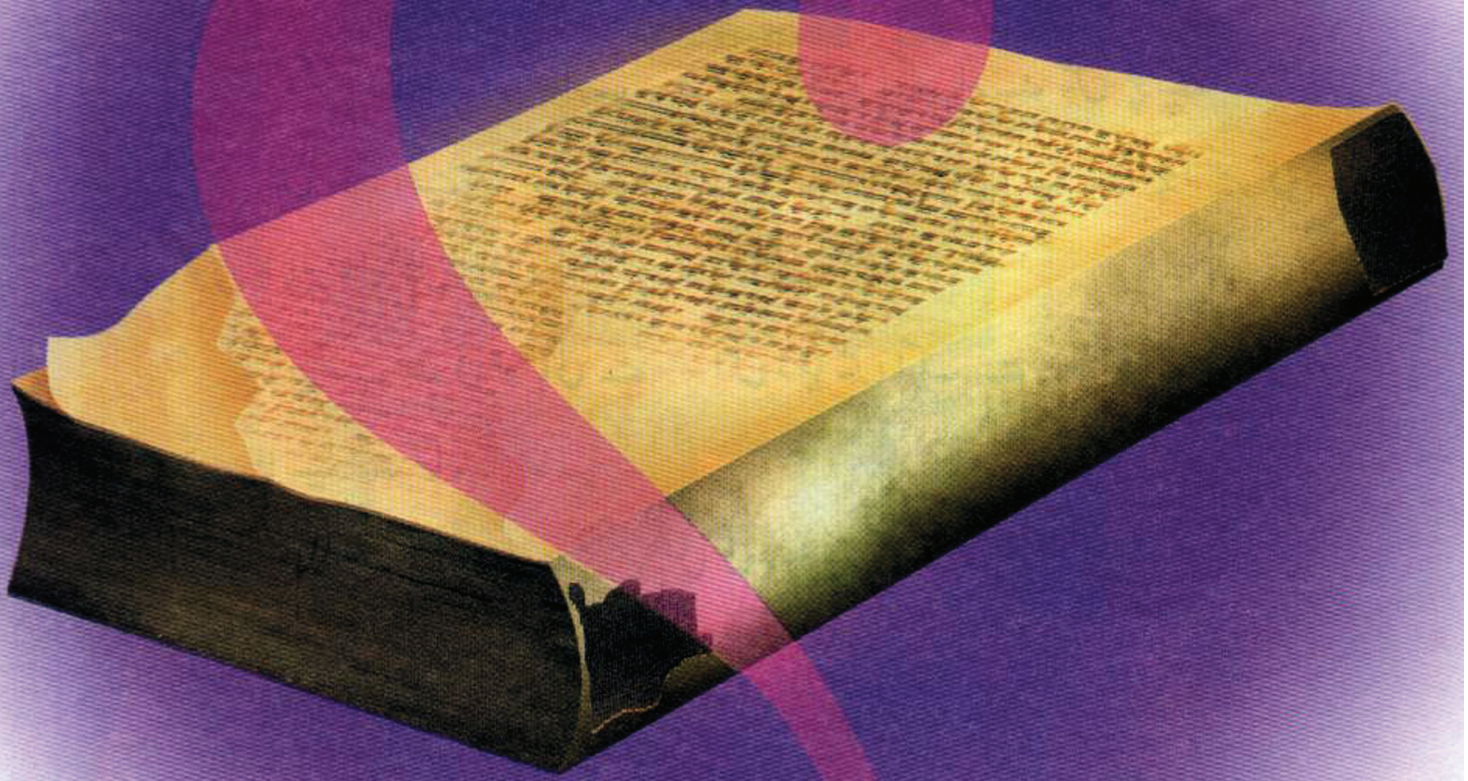
''اگر آپ کو زحمت نہ ہو تو...... ورنہ نہیں۔''

''نہیں نہیں...... اس میں زحمت کی کیا بات ہے...... آئیں چلیں۔''

اب وہ غیر ملکی زبانوں کے ماہر دوست کے ہاں پہنچے۔ ان کا نام اکرم خان تھا...... اکرم خان صاحب بہت گرم جوشی سے ملے...... محبت سے انھیں ڈرائنگ روم میں بٹھایا...... ڈرائنگ روم میں کتابوں کی بڑی بڑی الماریاں نظر آ رہی تھیں۔

''اکرم صاحب! ہم آپ سے اس کتاب کے بارے میں پوچھنے آئے ہیں...... میں نے اپنے شاگردوں کو بتایا ہے کہ اس شہر میں آپ سے بڑا غیر ملکی زبانوں کا ماہر کوئی نہیں ہو سکتا۔'' استاد صاحب نے کہا۔

''یہ سب اللہ کی مہربانی ہے...... اس دنیا میں ایک سے بڑھ کر ایک موجود ہے...... لایئے مجھے کتاب دکھایئے۔''

انھوں نے کتاب کی ورق گردانی کی...... پھر بولے:

''میں یہ زبان جانتا ہوں۔''

''تو آپ جانتے ہیں، یہ کون سی زبان ہے؟''

''ہاں! کیوں نہیں...... یہ عبرانی زبان ہے۔''

''اور آپ کو کل کتنی زبانیں آتی ہیں؟'' فاروق نے پوچھا۔

''کم از کم دس زبانوں کا ماہر ہوں۔'' انھوں نے جواب دیا۔

''یہ کتاب کس موضوع پر ہے بھلا؟'' اشفاق صاحب نے سوال کیا۔

''ابھی بتاتا ہوں۔''

پُرانی کِتاب

انھوں نے کتاب کو پڑھنا شروع کیا، پھر بولے:

''اس کتاب میں انبیائے کرام کے تذکرے ہیں...... کتاب شروع سے پھٹی ہوئی ہے...... اور اس میں سب سے پہلے سیدنا ادریس علیہ السلام کا تذکرہ ہے...... آپ پسند کریں تو میں یہ تذکرہ آپ کو سنا سکتا ہوں۔''

''میرا خیال ہے...... اس سے اچھی بات کیا ہوگی، کیوں بچو؟'' اشفاق صاحب بچوں کی طرف دیکھ کر بولے۔

''جی ہاں بالکل۔'' دونوں نے ایک ساتھ جواب دیا۔

''تو پھر سنیے...... اس میں لکھا ہے: سیدنا ادریس علیہ السلام مصر کے شہر مَنَف میں پیدا ہوئے۔ لوگ انھیں ہرمس الہرامسہ کہتے تھے۔ یہ سریانی زبان کا لفظ ہے۔ اس کا مطلب ہے، تجربہ کار اور مضبوط رائے والا۔ بعض علماء کا خیال ہے کہ آپ بابل شہر میں پیدا ہوئے پھر ہجرت کر کے مصر چلے گئے۔ سیدنا ادریس علیہ السلام کا حلیہ مبارک اس طرح تھا: گندمی رنگ، مناسب قد و قامت، خوبصورت چہرہ، گھنی ڈاڑھی، مضبوط بازو، چوڑے مونڈھے، مضبوط ہڈی والے، گفتگو باوقار، خاموشی پسند، سنجیدہ و متین، چلتے ہوئے نیچی نظر رکھنے والے اور غور و خوض کے عادی تھے۔ حسب نسب بتانے کے ماہرین کا کہنا ہے کہ سیدنا ادریس علیہ السلام کا سلسلۂ نسب نبیٔ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے سلسلۂ نسب میں شامل ہے۔ سیدنا آدم علیہ السلام اور سیدنا شیث علیہ السلام کے بعد انھیں نبوت ملی تھی۔ سیدنا آدم علیہ السلام کا بیٹا قابیل جو اپنے بھائی ہابیل کو قتل کرنے کے بعد والدین کو چھوڑ کر کسی اور جگہ چلا گیا تھا۔ اس نے وہاں جا کر فساد اور ظلم و زیادتی شروع کی حتیٰ کہ ایمان والوں کو بھی ستانا شروع کر دیا۔

محمد

سیدنا
آدم
علیہ السلام
سیدنا
شیث
سیدنا
ادریس

ابلیس نے جب ان کی یہ حالت دیکھی تو اس نے اس موقع کو غنیمت جانا اور انسانی بھیس میں قابیل کی قوم کے ایک شخص کا غلام بن کر رہنے لگا۔ پھر اس نے بانسری شکل کی ایک چیز ایجاد کی اور اس کو بجانے لگا۔ لوگ اس کی آواز پر لٹو ہو گئے اور اس کے گرد بھیڑ لگا کر سننے لگے۔ پھر میلے کا ایک دن مقرر ہو گیا۔ اس میں ہزار ہا مرد اور عورتیں جمع ہونے لگے۔ آہستہ آہستہ یہ لوگ بڑھنے لگے اور ان

کا فساد بھی بڑھنے لگا۔

سیدنا ادریس علیہ السلام نے جب دیکھا کہ مفسدین ایمان والوں پر ظلم و زیادتی کر رہے ہیں، ان کا فساد بڑھتا جا رہا ہے اور سمجھانے کے باوجود یہ لوگ باز نہیں آ رہے تو انھوں نے اپنے پیرو کاروں کو جہاد کا حکم دیا۔ سیدنا ادریس علیہ السلام پہلے شخص ہیں جنھوں نے اللہ کے راستے میں جہاد کیا، غنیمتیں حاصل کیں اور دشمنوں کو قیدی بنایا، لیکن غنیمتیں
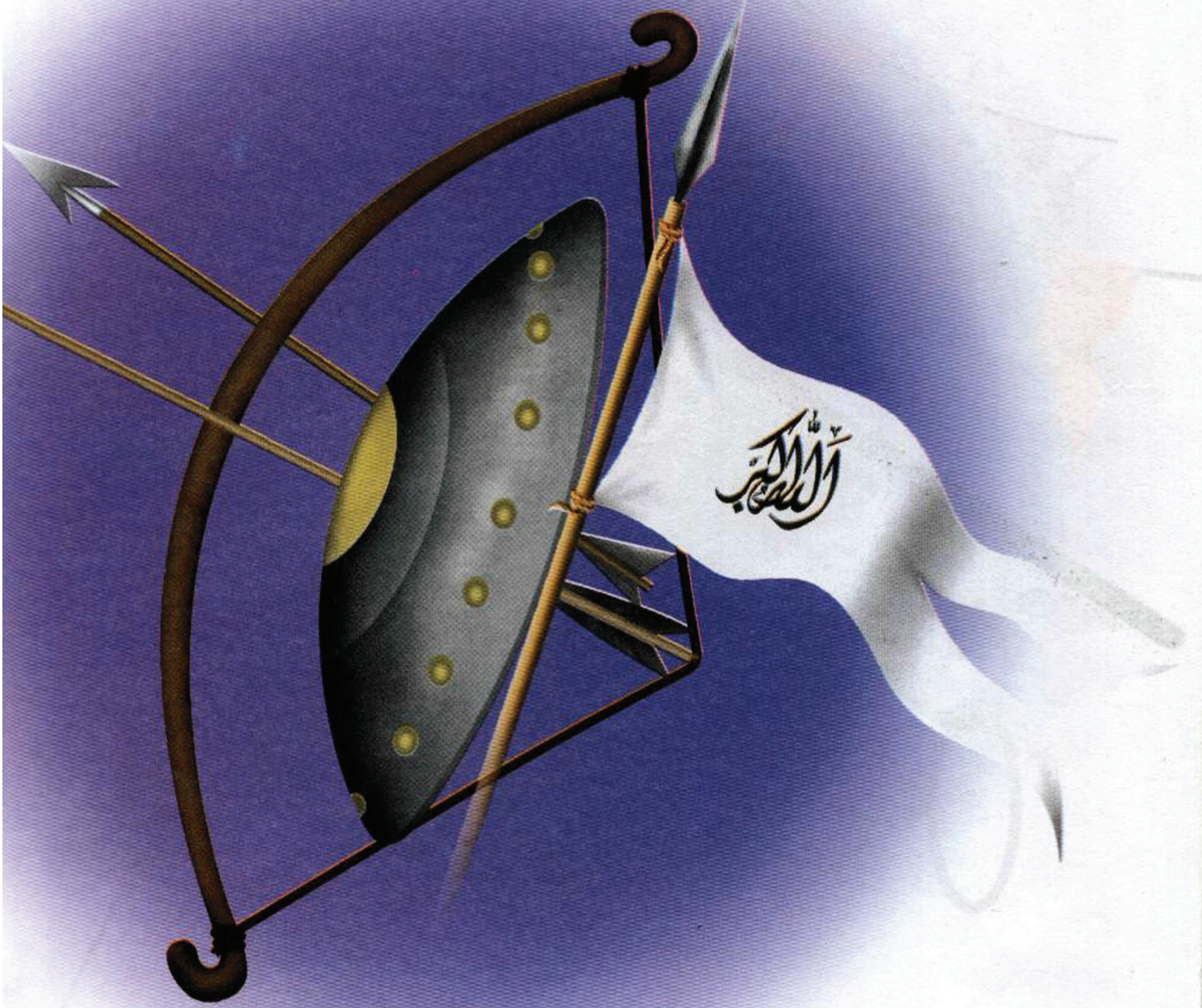
اور قیدی ان کے لیے حلال نہیں تھے۔ نبیٔ کریم ﷺ پہلے رسول ہیں جن کے لیے غنیمتیں حلال کی گئیں، لیکن یہ بات یقینی ہے کہ جہاد سب سے پہلے سیدنا ادریس علیہ السلام نے کیا انھوں نے جہاد کے لیے ایک لشکر تیار کیا، پھر اس لشکر کو دو حصوں میں تقسیم کیا۔ ایک حصہ پیادوں پر مشتمل تھا اور دوسرا سواروں پر۔ چنانچہ بھرپور تیاری کے بعد سیدنا ادریس علیہ السلام نے قابیل کی قوم پر چڑھائی کر دی۔ حق و باطل کے درمیان زبردست معرکے ہوئے۔
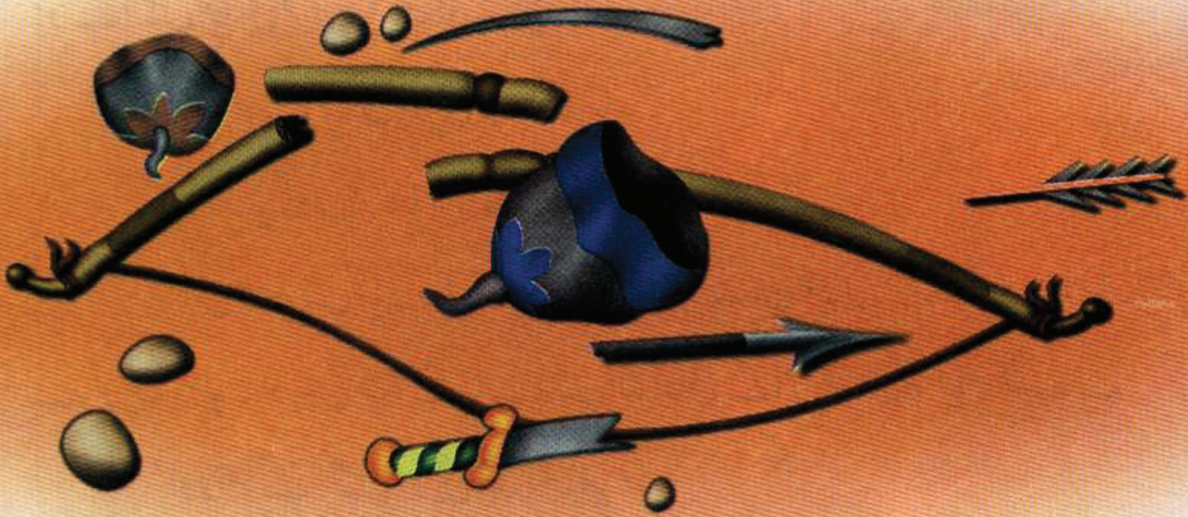
آخر کار سیدنا ادریس علیہ السلام نے انھیں گھٹنے ٹیکنے پر مجبور کر دیا۔ ان کا بہت سا ساز و سامان لوٹ لیا اور لوگوں کو قیدی بنا لیا۔

قرآن کریم میں آپ کا نام دو جگہ آیا ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

'اور (اے نبی صلی اللہ علیہ وسلم) اسماعیل، ادریس اور ذوالکفل کا ذکر کیجیے۔ یہ سب صابر لوگ تھے۔ ہم نے انھیں اپنی رحمت میں داخل فرمایا، بلا شبہ یہ نیک لوگ تھے۔'

اسی طرح سورۂ مریم میں اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

'اس مقدس کتاب (قرآن مجید) میں ادریس کا ذکر کیجیے۔ بلا شبہ وہ نہایت سچے نبی تھے اور ہم نے انھیں اونچی جگہ اٹھا لیا تھا۔"

"جی...... کیا مطلب...... اونچی جگہ اٹھا لیا تھا...... ہم سمجھے نہیں؟" عابد اور فاروق بول اُٹھے۔

"اس آیتِ مبارکہ میں اللہ تعالیٰ نے سیدنا ادریس علیہ السلام کی تعریف بیان کرتے ہوئے انھیں سچا نبی قرار دیا ہے اور فرمایا:

'اور ہم نے انھیں اونچی جگہ اٹھا لیا۔"

"آخر یہ کیوں فرمایا؟" عابد نے حیران ہو کر کہا۔

"اس سلسلے میں ایک روایت ہے، سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے کعب احبار رحمۃ اللہ علیہ سے پوچھا: سیدنا ادریس علیہ السلام کے بارے میں اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کا کیا مطلب ہے:

'اور ہم نے انھیں اونچی جگہ اٹھا لیا تھا۔'

اس کے جواب میں کعب احبار رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا:

'اللہ تعالیٰ نے سیدنا ادریس علیہ السلام کی طرف وحی فرمائی کہ میں ہر روز آپ کے اعمال میں تمام بنی آدم کے اعمال کے برابر اضافہ کروں گا۔'

اس سے غالبًا ان کے زمانے کے تمام انسانوں کے اعمال کے برابر ثواب مراد ہے...... ان کے دل میں خواہش پیدا ہوئی کہ ان کی نیکیوں میں بہت اضافہ ہو جائے، تب ان کے پاس ان کا ایک دوست فرشتہ آیا۔ آپ نے اس فرشتے

پرانی کتاب
اللہ
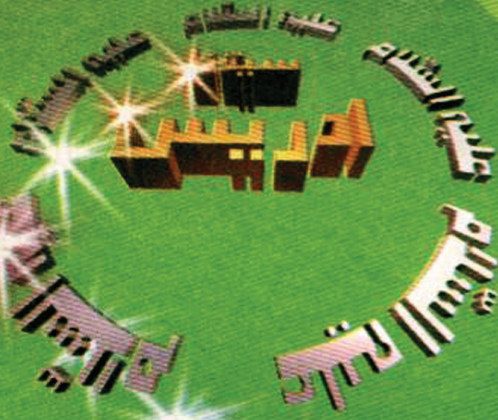
سے کہا:

'میرے بارے میں موت کے فرشتے سے بات کریں...... تاکہ مجھے زیادہ مہلت ملے اور میں زیادہ نیکیاں کرسکوں۔'

فرشتے نے انھیں اپنے پروں میں چھپا لیا اور لے کر آسمان کی طرف چل دیا۔ چوتھے آسمان پر فرشتے کو اوپر سے ملک الموت آتے ہوئے ملا۔ اس فرشتے نے ملک الموت سے ادریس علیہ السلام کی خواہش کا ذکر کیا۔ ملک الموت نے پوچھا:

'ادریس علیہ السلام کہاں ہیں؟'

فرشتے نے کہا:

'وہ میری پیٹھ پر ہیں۔'

یہ سن کر ملک الموت نے کہا:

'میں بھی حیران تھا...... اللہ تعالیٰ نے مجھے بھیجا تھا اور حکم دیا تھا کہ چوتھے آسمان پر ادریس علیہ السلام کی روح قبض کروں اور میں دل میں کہہ رہا تھا کہ وہ تو زمین پر ہیں، میں ان کی روح چوتھے آسمان پر کیسے قبض کروں گا!'

یہ کہہ کر ملک الموت نے ان کی روح قبض کرلی، چنانچہ اللہ تعالیٰ کے اس ارشاد میں اسی طرف اشارہ ہے......

'اور ہم نے اسے ایک بلند مقام پر اٹھا لیا۔'

اس بات کی وضاحت میں مصنف نے لکھا ہے کہ یہ اسرائیلی روایت ہے اور نقل و عقل دونوں لحاظ سے ناقابلِ اعتبار ہے۔

آ گے لکھا ہے کہ نبیٔ کریم ﷺ جب معراج پر گئے تو دورانِ معراج آپ کی ملاقات چوتھے آسمان پر سیدنا ادریس علیہ السلام سے ہوئی تھی۔

امام ابن اسحاق رحمہ اللہ نے ذکر کیا ہے کہ ادریس علیہ السلام دنیا میں پہلے شخص ہیں جنھوں نے قلم ایجاد کیا تھا اور سب سے پہلے انھوں ہی نے قلم سے لکھا تھا۔ آپ کی پیدائش کے وقت آدم علیہ السلام زندہ تھے اور آدم علیہ السلام کی وفات کے وقت آپ کی عمر تین سو آٹھ سال تھی۔

سیدنا ادریس علیہ السلام نے اپنی قوم کو بتایا تھا:

'میری طرح اس عالمِ دنیا میں دینی اور دنیاوی اصلاح کے لیے بہت سے انبیاء آئیں گے۔ ان کی نمایاں خصوصیات یہ ہوں گی: وہ ہر بُری بات سے پاک ہوں گے۔ انسانی فضائل میں کامل ہوں گے، ان کی دعائیں قبول ہوں گی۔ ان کی تعلیم کا مقصد کائنات کی اصلاح ہوگا۔'

آپ نے سب سے پہلے طوفان کی اطلاع دے کر انسانوں کو ڈرایا تھا۔

آپ کی تعلیمات یہ تھیں:

'اللہ کی ذات پر ایمان لانا، توحید پر قائم رہنا، صرف خالقِ کائنات کی عبادت کرنا، آخرت کے عذاب سے بچنے کے لیے نیک اعمال کرنا، دنیا طلب نہ کرنا، ہر معاملے میں عدل وانصاف کو پیشِ نظر رکھنا، مقررہ طریقے ہی پر عبادت کرنا۔ ہر ماہ کی 13، 14 اور 15 تاریخ کے روزے رکھنا، جہاد جاری رکھنا، زکوٰۃ ادا کرنا، پاک صاف رہنا، نشہ آور چیزوں سے بچنا، نذر اور قربانی میں اللہ کے نام پر جانور قربان کرنا، پھلوں اور پھولوں میں

ہر موسم کی پہلی چیز صدقہ کرنا۔'

آپ نے اپنی قوم کو یہ نصیحتیں فرمائیں:

'جہالت کے قریب بھی نہ جاؤ، ورنہ علم میں کمال حاصل نہیں کر سکو گے۔ اللہ کی یاد اور نیک عمل کے لیے اخلاص ضروری ہے۔ جھوٹی قسمیں نہ کھاؤ، نہ دوسروں کو قسمیں کھانے پر آمادہ کرو۔ اپنے بڑوں کا ادب کرو۔ اللہ کی تعریف میں ہر وقت

زبان کو تر رکھو۔ دوسروں کو عیش و آرام میں دیکھ کر حسد نہ کرو، اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کا شکر انسان کی طاقت سے باہر ہے۔ جو زندگی کی ضروریات زیادہ طلب کرتا ہے، وہ کبھی قناعت نہیں کرسکتا۔''

اکرم خان صاحب قصہ سنا رہے تھے جبکہ عابد اور فاروق ٹکٹکی باندھے ان کے چہرے کی طرف دیکھ رہے تھے۔ پھر اکرم صاحب ان کی طرف متوجہ ہوئے اور کتاب عابد کے سامنے رکھتے ہوئے بولے: اس کتاب میں سیدنا ادریس علیہ السلام کے بارے میں اتنا ہی لکھا ہے۔''

''یہ کتاب آپ اپنے ہی پاس رکھ لیں۔ ہمیں تو یہ پڑھنی نہیں آتی''۔ عابد نے کتاب اکرم صاحب کی طرف بڑھاتے ہوئے کہا۔

''نہیں بیٹا، آپ سمجھ دار ہیں۔ مختلف زبانوں پر دسترس حاصل کرنا آپ کے لیے ناممکن نہیں۔ کوشش اور محنت سے ایک دن آپ بھی میری طرح مختلف زبانوں کو پڑھنے اور لکھنے کی صلاحیت حاصل کر سکتے ہیں۔''

''ان شاء اللہ!'' عابد نے پرعزم لہجے میں جواب دیا۔

ظلم کا بڑھنا اس کے مٹنے کی علامت ہے

فساد کا پھیلنا اس کے کم ہونے کی نشانی ہے

رسی ایک حد تک دراز ہوتی ہے

جب حد ختم ہوتی ہے تو اس کی

اپنی ہی گردن زد میں آ جاتی ہے

غلط راستے پر چلنے والے

غلط روش کا انتخاب کرنے والے

نرمی کی زبان نہیں سمجھتے

ان کو طاقت ہی سے سمجھایا جا سکتا ہے

یہ کہانی ''پرانی کتاب'' ایسے ہی لوگوں کی کہانی ہے

جن کے خلاف پہلی دفعہ اللہ کے لیے جہاد کیا گیا